جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پر لاکھوں سلام
(اعلیٰ حضرت)

لسانِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:-

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (۹)

(اور وہ تو بولتا ہی نہیں اپنی خواہش سے مگر ہاں وہی جو انکی طرف وحی کی جاتی ہے)

گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان
(اقبال)

سرتا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول، دہن پھول، بدن پھول، ذقن پھول
(اعلیٰ حضرت)

قلب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ (۱۰)

(نہ جھٹلایا دل نے جو کچھ کہ چشم مصطفیٰ نے ملاحظہ فرمایا)

یہ بھی واقعہ معراج ہی کیطرف اشارہ ہے کہ پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب سلیم نے اس کی تصدیق فرمائی حضور کے

دل و نگاہ کی یک رنگی و ہم آہنگی کی تعریف کی گئی ہے۔

سینہ مبارک صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ (۱۱)

(کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا)

علامہ راغب اصفہانی شرح صدر کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں نور الٰہی اور سکون و اطمینان کی وجہ سے سینے میں وسعت پیدا ہو جاتا[۱۲] اور پیارے محبوب صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو یہ وسعتِ قلبی عطا فرمائی گئی

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا
(اعلیٰ حضرت)

دست اقدس صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ج (۱۳)

(بے شک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں در حقیقت وہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے)

اس آیت مبارکہ میں بیعت رضوان کی طرف اشارہ ہے۔ جبکہ حدیبیہ کے مقام پر حضور علیہ

السلام نے صحابہ کرام سے بیعت لی تھی تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور کے دستِ اقدس کو اپنا ہاتھ قرار دیا۔

نیز ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے حضور کے دستِ اقدس کو اپنا ہاتھ قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (۱۴)

(اور اے محبوب وہ خاک جو آپ نے پھینکی آپ نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی)

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام
(اعلیٰ حضرت)

مہر لوٹ آئے اشارے پر کہ ہو دو نیم ماہ
ہے رضائے حق بہر صورت رضائے مصطفیٰ
(اعلیٰ حضرت)

پشت مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:۔

وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ O الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ O (۱۵)

(اور ہم نے اتار دیا ہے آپ سے آپ کا بوجھ جس نے آپ کی پیٹھ کو بوجھل کر دیا تھا)

اس سے بار نبوت و رسالت مراد ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شرح صدر کی دولت سے مالا مال کر کے اس بوجھ کو ہلکا کر دیا جس کی بدولت قوم کی بے اطمینانی اور دل آزاریوں پر دل گرفتہ ہونے کی بجائے ہمت و حوصلہ پیدا ہو گیا (۱۶) قرآن حکیم کی روشنی میں پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا جو سراپا بیان کیا گیا ہے اس پر غور و فکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کس قدر والہانہ محبت ہے اور ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور پسندیدگی اللہ تعالیٰ کو کس قدر عزیز ہے، ان کے علاوہ حضور کا ادب و احترام، شان و عظمت، تعظیم و توقیر اور تعریف و توصیف، قرآن مجید کی بے شمار آیات کریمہ سے آشکار ہیں۔ جنہیں پڑھ اور سن کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

آخر میں قارئین کی توجہ ایک ضروری امر کی طرف مبذول کروانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہماری دنیا کا یہ دستور ہے کہ عاشق اپنے محبوب کے ساتھ کسی دوسرے کی محبت گوارا نہیں کرتا اور نہ ہی محبوب اپنی محبت میں کسی دوسرے کی محبت کی آمیزش کو برداشت کرتا ہے لیکن دنیائے عشق و محبت کا یہ ایک عجوبہ اور انوکھا انداز ہے کہ محبوب حقیقی جل مجدہ جو کہ خالق و معبود بھی ہے اپنے چاہنے والوں کو اپنے محبوب کی محبت سے آشنا کرواتا ہے اور اپنے سامنے جھکنے والوں کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے جھکاتا ہے اور محبوب کی محبت و اطاعت کے نتیجے میں اسے اپنے محبوبوں کی فہرست میں شامل کر لیتا ہے اور اس کا اعلان لسان نبوت سے ان الفاظ میں فرمایا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۲۷)

(پیارے محبوب ارشاد فرما دیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے)

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت و اطاعت سے سرفراز فرمائے آمین و بجاہ سید المرسلین۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(اقبال)

حواشی

۱۔ التین ۹۵ : ۴

۲۔۳۔ امام بوصیری، قصیدہ بردہ اردو شرح ابوالحسنات، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۱۹۸۷ ص ۱۰۰، ۱۰۱۔

۴۔ امام اعظم ابو حنیفہ قصیدۃ النعمان اردو شرح مولانا محمد اعظم، مکتبہ نعمانیہ سیالکوٹ ۱۹۸۷ ص ۴۱۔

۵۔ البقرہ ۲ : ۱۴۴

۵۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری ضیاء القرآن، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، ج ۱ ص ۱۰۳

۶۔ الضحیٰ ۹۳ : ۱۔۲

۷۔ ایضاً ضیاء القرآن ج ۵ ص ۵۸۶

۸۔ النجم : ۵۳ : ۱۷

۹۔ النجم : ۳،۴

۱۰۔ النجم : ۱۱

۱۱۔ الانشراح ۹۴ : ۱

۱۲۔ امام راغب اصفہانی مفردات القرآن، مکتبہ قاسمیہ لاہور ۱۹۶۳ ص ۴۷۶

۱۳۔ الفتح ۴۸ : ۱۰

۱۴۔ الانفال ۸ : ۱۷

۱۵۔ الانشراح ۹۴ : ۲،۳

۱۶۔ ایضاً تفسیر ضیاء القرآن ج ۵ ص ۵۹۹

۱۷۔ آل عمران ۳ : ۳۱

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
مدینہ منورہ میں ورود

حکیم الشعراء حضرت علامہ سید احمد حسین امجد

مدینہ میں آتا ہے رب کعبہ والا
ہوا نور ایمان سے ہر سُو جالا
ہے تاروں کا مہتاب کے گرد ہالا
بچائے نظر سے اسے حق تعالیٰ
محمد کے رخ سے نقاب اٹھ گیا ہے
تجلیٔ حق سے حجاب اٹھ گیا ہے
محبت میں آنکھیں بچھاتا ہے کوئی
تصور میں صورت جماتا ہے کوئی
سنبھالے ہوئے دل کو آتا ہے کوئی
ادھر دل ہی دل میں بلاتا ہے کوئی
محبت کا سودا ہے ہر ایک سر میں
ہر اک چاہتا ہے رہے میرے گھر میں
کسی کی نگاہیں ہیں روئے حسیں پر
کوئی جان دیتا ہے روشن جبیں پر
کسی کی نظر دیدۂ سرمگیں پر
تصدّق ہے کوئی قدِ دل نشیں پر

کوئی کہہ رہا ہے کہ آنکھوں میں آؤ
کوئی کہہ رہا ہے کہ دل میں سماؤ
کوئی کہہ رہا ہے کہ صورت دکھاؤ
کوئی کہہ رہا ہے اب آگے نہ جاؤ
میرے دل میں آجاؤ ایمان بن کر
اتر آؤ سینے میں قرآن بن کر

—✿—

بقیہ انوار علی المرتضیٰ

عمش واشعت (۳۴)

(۴) بن ابی الشحشاء ..... و منصور بن المعتمر و هلال الوزان و غیرهم۔ وعنه زائدة بنقدامته و ابو حنیفته الفقیه وهما من اقرانه ابوداؤد الطیالسی و ابو احمد الزبیری و معاویته بن هشام .... وعلی بن الجعد و آخرون (التهذیب ۳/ ۳۷۳)

۳۷/ ۵۔ ابی اسحاق ملاحظہ کیجئے حدیث ۲۔

۳۷/ ۶ عمرو بن حبشی بضم المهملته وسکون الوحدة ثم معجمته الزبیدی بضم الزاء الکوفی مقبول من الثالثه (التقریب ۲۵۸)

گذشتہ سے پیوستہ

انوار علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

مدیر اعلیٰ

حدیث ۳۷ / ۶۔ اخبرنی ابو عبدالرحمن ذکریا بن یحیی قال حدثنی محمد بن العلاء قال حدثنا معوایتہ ابن ہشام عن شیبان عن ابی اسحاق عن عمرو بن حبشی عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی الیمن فقلت یارسول اللہ انک تبعثنی الی شیوخ ذوی اسنان وانی اخاف ان لا اصیب قال ان اللہ سیثبت لسانک ویھدی قلبک۔

ترجمہ:۔ علی المرتضیٰ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف حاکم بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے بہت بڑی عمر والوں کی طرف حاکم بنا کر بھیج رہے ہیں۔ اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں صحیح فیصلہ پر نہ پہنچ سکوں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یقین اللہ تعالیٰ تیری زبان کو ثابت رکھے گا اور تیرے قلب کو ہدایت کرے گا۔

تشریح:۔ ارشاد ہے۔ "اللہ تعالیٰ تیری زبان کو ثابت رکھے گا۔ اور تیرے قلب کو ہدایت کرے گا۔" یعنی آپ رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے ہمیشہ ہمیشہ نہایت ہی صحیح اور درست، غیر متزلزل اور غیر مشکوک انتہائی صاف اور ستھرے اور موزوں الفاظ نکلیں گے۔ جن کا رد نہ مل سکے گا۔ نیز آپ کا قلب مبارک ہدایت و معرفت سے بھرپور ہو گا۔ اس سے تو معرفت الٰہی کے چشمے جاری ہوں گے۔ اس پر نہ کسی قسم کا لالچ نہ کسی قسم کا رسوخ نہ کسی قسم کا دباؤ اثر کرے گا اور نہ ہی کسی قسم کا ڈر یا خوف اس پر اثر انداز ہو گا۔ اس قلب مبارک پر تو صرف اور صرف خوف خدا چھایا ہوا ہے۔ جس کی بدولت حق و انصاف کے فیصلہ کا صدور ہوتا ہے۔

اسمار الرجال

حدیث ۳۷ / ۶

ذکریا بن یحیٰی ملاحظہ کیجئے حدیث ۲۲-۴

۳۷ / ۲ محمد بن العلاء۔

اس کا نام محمد بن العلاء بن کریب الہمدانی ہے۔ ابو کریب کنیت ہے کوفی ہے۔ حافظ ہے۔ صدوق ہے۔ ابو علی نیشاپوری نے کہا کہ میں نے ابی العباس بن عقدہ سے سنا ہے کہ یہ اپنے تمام مشائخ میں حفظ اور معرفت میں مقدم تھا۔ موسیٰ بن اسحاق انصاری نے کہا "سمعت من ابی کریب مائتہ الف حدیث اور نسائی نے کہا "لا باس بہ" اور مرہ نے کہا ثقہ ہے۔ ابن حبان نے ثقات میں اس کا ذکر کیا ہے۔ ابراہیم بن ابی طالب کہتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن یحیٰی نے کہا کہ امام احمد بن حنبل کے بعد ابی کریب سے زیادہ احادیث کا حافظ میں نے نہیں دیکھا۔

۲۴۸ھ میں فوت ہوئے۔ (تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۵)

۳۷/B / ۳ معاویتہ بن ہشام القعار الازدی ابو الحسن الکوفی مولی بنی اسد۔ روی عن سفیان الثوری و علی بن صالح و شیبان النحوی و مالک بن انس و ہشام بن سعد ..... و شریک و عمار بن زریق والمنہال بن خلیفتہ و غیرہم۔ وعنہ احمد و اسحاق و ابنا ابی شیبتہ ..... و زکریا بن دینار و محمود بن غیلان ..... واحمد بن سلیمان الرہاوی والحسن بن علی بن عفان و آخرون۔ قلت۔ وقال ابن شاہین فی الثقات قال عثمان بن ابی شیبتہ معاویتہ بن ہشام رجل صدق ولیس بحجتہ وقال الساجی صدوق یہم قال احمد بن حنبل ہو کثیر الخطاء۔ (التہذیب ۱۰ / ۲۱۸)

۳۷ / ۴۔ شیبان بن عبدالرحمٰن التمیمی مولاہم النجوی ابو معاویتہ البصری نزیل الکوفہ ثقتہ صاحب کتاب یقال انہ منسوب الی نحوۃ بطن من الازد لا الی علم النحو من السابعتہ مات سنتہ اربعین وستین۔ (التقریب ۱۴۷)

روی عن عبدالملک بن عمیر و قتادہ وفراس بن یحیٰی و یحیٰی بن ابی کثیر و سماک بن حرب والا

سیر السلوک الیٰ ملک الملوک

مدیر اعلیٰ

اور اچھی طرح جان لے (اے سالک)، کہ اس مقام میں آپ پر فنا طاری ہوگی جو اس مقام سے چوتھے مقام کی طرف ترقی پانے میں آپ کی مدد کرے گی اور اس مقام پر فنا سے مراد ایک حالت ہے جو سالک پر طاری ہوتی ہے جس میں سالک کا فہم و ادراک غائب (سلب) ہو جاتا ہے اور یہ (کیفیت) غفلت کی بدولت واقع ہوتی ہے۔ بے ہوشی یا نیند کی وجہ سے نہیں ہوتی۔

پس سالک کی ہر حس اپنے احساسات سے غافل ہو جاتی ہے۔ اور اس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے گویا کہ اسے محسوسات کا ادراک ہوتا ہے لیکن در حقیقت اسے ادراک نہیں ہوتا۔ مثلاً آنکھوں کا غافل ہونا کہ باوجود اشیاء کو دیکھتے ہوئے ان سے غافل ہوتی ہیں، اسی طرح کان کی غفلت کی آوازیں سنتے ہیں مگر حالت یہ ہوتی ہے کہ جیسے انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں، اسی طرح تمام حواس کی یہ کیفیت ہوتی ہے اور عقل کی بھی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ حکمت سے غافل ہو جاتی ہے۔

جس شخص پر یہ حالت طاری نہ ہوئی ہو، وہ اس کی حقیقت کو نہیں جان سکتا اور یہ فنا، فناء اول ہے۔ اور فناء ثانی جو ہے تو وہ پانچویں مقام پر طاری ہوتی ہے۔ اور اس میں نفس کو نفس راضیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے نیز جو فناء ثالث ہے تو وہ چھٹے مقام پر طاری ہوتی ہے۔ اور یہ بات جان لیں کہ آپ فناء اول کی حالت میں حس سماعت کے بغیر روحانی ہستیوں کے ارشادات سنتے ہیں لیکن اسے سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ لیکن جب یہ حالت فنا ختم ہو جاتی ہے اور حواس اپنی اصل حالت پر واپس لوٹ آئیں تو ان کے اقوال آپ کی سمجھ میں آنے لگیں گے اور جو کچھ انہوں نے آپ کے قلب پر نقش کیا اس کا تصور کریں گے۔ اور اس وقت آپ جو گفتگو کریں گے وہ حکمت سے پر ہوگی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس راز کی طرف اپنے اس ارشاد میں اشارہ فرمایا ہے کہ "جس نے چالیس سحر (دن) تک اللہ تعالیٰ

کے لئے اخلاص کیا تو حکمت کے چشمے اس کے قلب سے پھوٹ کر زبان پر جاری ہو جائیں گے۔

سالک پر اس فنا کے طاری ہونے کے اسباب سات امور ہیں۔ اسی طرح ابدال بن کر ابدال کے مقام پر فائز ہوتے ہیں۔ اور یہ سات امور ارکان طریقت ہیں جن کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ اور وہ کم کھانا اور کم سونا الخ ہیں۔ اور ان ارکان طریقت میں سب سے بڑا رکن بھوک ہے۔ پس اے (سالک) اس فنا کی طرف رغبت رکھنے والے اس مقام پر ان سات امور کے ساتھ مجاہدے کو ترک نہ کریں اگرچہ یہ آپ پر بہت گراں ہے لیکن آپ اپنے لئے اس مجاہدے کی فضیلت کو ہرگز نہ بھولیں اور انوار و تجلیات کی جھلک سے دھوکہ مت کھائیں کیونکہ یہ دھوکے میں مبتلا ہونے کا مقام ہے اور اس مقام پر ابھی آپ نہیں جانتے کہ یہ رحمانی انوار ہیں یا کہ شیطانی اور (یہ بات بھی یاد رکھیں) کہ جب آپ سلوک و معرفت کے بلند مقامات پر فائز ہو جائیں تو پھر بھی مجاہدہ مذکورہ کو نہ چھوڑیں اور اس مجاہدے پر مداومت اختیار کریں۔ کیونکہ مجاہدے کے ذریعے آپ کے ذوق و شوق اور عشق میں اضافہ ہو گا۔

چونکہ یہ مقام روح ہے اور روح عشق الٰہی و (ماسویٰ اللہ سے) غفلت کا محل (جگہ) ہے۔ لہٰذا سالک کافی عرصے تک اس مقام پر قیام پذیر رہتا ہے۔ کیونکہ عاشق اپنے نفس سے غافل ہو کر اپنے محبوب کے ساتھ مشغول رہتا ہے۔ کبھی اس کے نام کا ورد کرتے ہوتے اور کبھی ترنم کے ساتھ ایسے اشعار گنگناتے ہوتے جن میں محبوب کے حسن و جمال کی تعریف اور توصیف بیان کی گئی ہو اور یہ سب کچھ حالت بسط میں ہوتا ہے۔

دعائے صحت

محترمی جناب طارق صاحب جن کے مضامین "میرا پیارا شہر" کے عنوان سے پندرہ روزہ الحسن میں شائع ہوتے رہے آج کل امریکہ میں زیر علاج ہیں ان کا پراسٹیٹ کا آپریشن ہوا ہے۔ قارئین الحسن سے استدعا ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

شکریہ۔

در کفے جامِ شریعت، در کفے سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

بیادگار

حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

پشاور

الحسن

شاہ محمد غوث اکیڈمی، یکہ توت، پشاور

شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور کا علمی مجلہ بیادگار حضرت ابو البرکات سید حسن صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

رجسٹرڈ نمبر پی ۳۶۹

الحسن پشاور

مدیر اعلیٰ
فقیر محمد امیر شاہ
قادری گیلانی

منتظم اعلیٰ
سید غلام الحسنین
قادری گیلانی

شمارہ نمبر ۴۴ — جلد نمبر ۴

۱۶ اگست ۱۹۹۴ء — ۷ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ

مدیر اعلیٰ فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے رضوان پرنٹرز قصہ خوانی بازار پشاور سے
طبع کرکے یکہ توت پشاور سے شائع کیا

مجلس ادارت

مدیر: غلام الحسنین قادری گیلانی
(بی کام آنرز)

معاونین

۱۔ پروفیسر محمد اسماعیل صاحب سیفی
(سابق سیکرٹری تعلیم صوبہ سرحد)

۲۔ ڈاکٹر ام سلمیٰ گیلانی
(لیکچرر جناح کالج برائے خواتین پشاور یونیورسٹی)

۳۔ الحاج صوفی مشتاق احمد صاحب
(سابق پرنسپل ہائر سکنڈری سکول گلستان پشاور)

۴۔ اقبال ریاض صاحب
(ایڈیٹر ہفت روزہ سیاست پشاور)

۵۔ سید محمد انور شاہ قادری
(لائبریرین ایم کیش ہائی سکول ..... پشاور)

(قانونی مشیر)

۱۔ محمد اسماعیل قریشی (ایڈوکیٹ)

۲۔ ادریس احمد قادری (ایڈوکیٹ)

مجلس مشاورت

۱۔ سید محمد حسنین قادری گیلانی
(اے وی پی نیشنل بینک)

۲۔ سید سجاد حسین شاہ بخاری
(ڈیگر یکٹو مجسٹریٹ واپڈا)

۳۔ الحاج منظور الٰہی قادری
(وی پی یونائیٹڈ بینک)

۴۔ الحاج محمد عابد (صراف)

۵۔ ڈاکٹر محمد انعام قادری
(ڈسٹرکٹ خیبر ہسپتال پشاور)

۶۔ سمیع اللہ قادری
(لائبریرین ہائیر سکنڈری سکول چمکنی پشاور)

مجلس منتظمہ

۱۔ سید علاؤالدین علی قادری گیلانی

۲۔ سید سعید الزمان قادری گیلانی

۳۔ محمد سلیم قادری ۴۔ حاجی سجاد حسین

سرکولیشن منیجر: سید نور الحسنین قادری گیلانی

اسسٹنٹ سرکولیشن منیجر سید حبیب شاہ قادری

قیمت :- ۶ روپے

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	مصنف	صفحہ نمبر
۱۔	شذرہ (عید میلاد النبی)	مدیر اعلیٰ	۳
۲۔	نعت درخشاں	فیض لودھیانوی	۶
۳۔	حلیہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	مدیر اعلیٰ	۸
۴۔	نور کبریا کی آمد آمد ہے	امیر مینائی	۱۰
۵۔	مقام مصطفیٰ	عبدالمصطفیٰ غلام مرتضیٰ	۱۱
۶۔	تیرے صدقے تیرے قربان مدینے والے	سید چن شاہ حیدری قلندری رحمۃ اللہ علیہ	۱۶
۷۔	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سراپا بزبان قرآن مجید	سید محمد انور شاہ قادری	۱۷
۸۔	رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مدینہ منورہ میں ورود	سید احمد حسین امجد	۲۷
۹۔	انوار علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم	مدیر اعلیٰ	۲۹
۱۰	سیر السلوک الیٰ ملک الملوک	مدیر اعلیٰ	۳۱

شذرہ

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدیر اعلیٰ

ماہ ربیع الاول عالم اسلام کے لئے انتہائی خوشی اور مسرت و شادمانی کا باعث ہے کیونکہ اس مقدس مہینے میں، سید الاولین و آخرین، رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے اور چودہ سو سال گزرنے کے بعد آج بھی دنیا بھر میں جہاں جہاں غلامان مصطفیٰ موجود ہیں اس موقع پر جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت ہی عقیدت و محبت اور ذوق و شوق سے مناتے ہیں اور مسلمانان عالم کی طرف سے اس دن خوشی کا اظہار اسلام اور احکامات الٰہی کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذالک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون (یونس : ۵۸)

(پیارے محبوب فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے سبب خوشی منائیں۔ یہ بہتر ہے اس چیز سے جو وہ جمع کر کے رکھتے ہیں)

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مراد اسلام اور رحمت سے مراد قرآن ہے۔ اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اسلام و قرآن اور دیگر بے شمار نعمتیں ہمیں پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے صدقے میں نصیب ہوئیں چنانچہ اس لحاظ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کو سب سے بڑی نعمت کا درجہ حاصل ہے۔ اور خود قرآن نے اس کی وضاحت ان الفاظ میں فرمائی ہے۔

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا (آل عمران : ۱۶۴)

(البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان فرمایا کہ ان میں رسول بھیجا)

اگرچہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ان گنت نعمتوں سے نوازا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی بھی نعمت کا احسان نہیں جتایا لیکن رسالت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احسان فرمایا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ دنیا جہان

کی تمام نعمتوں میں سب سے بڑھ کر نعمت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس ہے۔ اور اس نعمت عظمیٰ پر خوشی منانا قرآن کا حکم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالم اسلام میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوم ولادت عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محافل کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل ومحامد، کمالات ومعجزات اور شمائل واخلاق بیان کئے جاتے ہیں، نعت خوانی ہوتی ہے۔ قرآن مجید کے ختم کئے جاتے ہیں۔ درود وسلام کے نذرانے پیش کئے جاتے ہیں۔ لنگر تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور جلوس نکالے جاتے ہیں۔ جلوس کی گذرگاہوں کو عشاق رسول خوبصورت محرابوں، جھنڈیوں اور قمقموں سے سجاتے ہیں۔ یہ تمام امور پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت وعقیدت کی بنیاد پر انجام دیئے جاتے ہیں جو حکم خداوندی کی تعمیل اور عین عبادت ہے۔

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر خوشی منانا اور اہتمام کرنا ایسے افعال ہیں جو قطعی طور پر ضائع نہیں جاتے ان کا اجر بارگاہ الٰہی سے ضرور ملتا ہے۔ حضور کے چچا ابولہب، جس کے کفر کا ذکر قرآن میں موجود ہے اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کے موقع پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کردیا تھا۔ چنانچہ احادیث شریف کی کتابوں میں آتا ہے کہ جس انگلی کے اشارے سے اس نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا تھا ہر پیر کے دن اس انگلی سے میٹھے پانی کا ایک چشمہ جاری ہوتا ہے جس سے اس کے عذاب میں تخفیف ہوجاتی ہے۔ مسلمان غور فرمائیں کہ ابولہب جیسے بدترین کافر کو بھی ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خوشی منانے والے عمل سے فائدہ پہنچ رہا ہے تو مومن جو صدق واخلاص اور محبت وعقیدت کے ساتھ اپنے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر خوشی ظاہر کرے گا اور بارگاہ رسالت میں اپنی طرف سے کسی بھی قسم کا کوئی نذرانہ پیش کرے گا تو بارگاہ الٰہی سے اسے جو صلہ دیا جائے گا اس کا اندازہ کون کرسکتا ہے؟ نیز حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تقاضا بھی یہ ہے کہ ہر مومن کو چاہئے کہ وہ اپنی تمام خوشیوں سے بڑھ کر عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی کا اہتمام کرے۔ اور اس میں عملی طور

پر شریک ہو۔

اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ جان و مال ہر لحاظ سے بڑھ چڑھ کر جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شمولیت فرمائیں تاکہ اس کے فیوض و برکات سے مستفیض ہو سکیں۔

وما علینا الا البلاغ

آہ! سید احمد شاہ صاحب انتقال کر گئے۔

سادات پشاور کے بزرگ رہنما، جمعیت سادات پشاور کی مجلس شوریٰ کے رکن اعلیٰ اور علاقہ مقرب خان کی ہردلعزیز شخصیت آقا سید احمد شاہ ولد آقا سید محمود شاہ مرحوم سوداگر ابریشم چند دن کی علالت کے بعد اٹھاسی برس کی عمر میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آقا صاحب کی وفات حسرت آیات ان کے خاندان کے علاوہ جمعیت سادات اور ادارہ الحسن کے لئے بھی بہت بڑا نقصان ہے کیونکہ یہ دونوں ادارے ان کے مفید مشوروں سے محروم ہو گئے ہیں۔

جمعیت سادات اور ادارہ الحسن اس موقع پر انتہائی دکھ اور ملال کا اظہار کرتے ہیں اور آپ کے صاحبزادوں جناب آغہ سید اختر شاہ صاحب، سید ظہور احمد شاہ صاحب اور سید مقبول شاہ صاحب کے ساتھ ساتھ جناب سید باسط علی شاہ صاحب (سابق پرنسپل ایگریکلچر کالج)، سید مظہر علی شاہ صاحب (ڈی سی مردان) اور جناب سید وجاہت علی شاہ صاحب (سیشن جج) کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

نعت درخشاں

(فیض لودھیانوی۔ لاہور)

کیا لئے پھرتا ہے اپنا روئے انور آفتاب
پیشِ پیغمبر ہے معمولی سا اختر آفتاب

دیدنی تھی آپ کے پُرنور چہرے کی جھلک
لوگ یہ سمجھے اتر آیا زمیں پر آفتاب

آپ کا پائے مبارک چھو کے جو روشن ہوئے
چومتا ہے ان حسین ذروں کو دن بھر آفتاب

ہیچ ہیں خاکِ مدینہ کی چمک کے سامنے
جس قدر رکھتا ہے جوہر اپنے اندر آفتاب

کتنا خوش قسمت ہے دیکھو روز پابندی کے ساتھ
کاٹتا ہے روضۂ اطہر کا چکر آفتاب

آسماں پر یونہی گہناتا نہیں وہ بار بار
آپ کی رخشندہ سیرت سے ہے ششدر آفتاب

اپنی تابانی میں سرگرمی دکھانے کے لئے
سورہ "الشمس" دہراتا ہے اکثر آفتاب

نقطہ نقطہ آپ کے لائے ہوئے قرآن کا
روشنی پھیلا رہا ہے آج بن کر آفتاب

آپ کی تعلیم سے یوں جگمگاتے ہیں قلوب
ضو فشانی کر رہا ہے جیسے گھر گھر آفتاب
آپ کی آمد سے ظلمت کفر کی یوں مٹ گئی
شب کی تاریکی مٹاتے جیسے یکسر آفتاب
آپ نے توحید کا جلوہ دکھایا یوں ہمیں
صبح دم جیسے دکھاتے تازہ منظر آفتاب
آپ بھی کل انبیاء کے اس طرح سردار ہیں
جس طرح سب چاند تاروں کا ہے افسر آفتاب
بس اسی باعث نظر آیا نہ سایہ آپ کا
عین سر پر تھا نبوت کا منور آفتاب
بو لہب پہچانتا کیونکر مقام مصطفیٰ
شپرہ چشموں کی طاقت سے ہے باہر آفتاب
فیض دونوں میں زمین و آسماں کا فرق ہے
ہو نہیں سکتا محمد کے برابر آفتاب

حلیہ مبارک آنحضرت صَلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

مدیر اعلیٰ

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضاداری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہاداری

حضرت ابراہیم بن محمد (جو کہ حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے پوتے ہیں)، جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جس وقت بھی مولائے کائنات رضی اللہ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان فرماتے تو ارشاد فرماتے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بے ڈھب لمبے تھے اور نہ بدنما پست قد کہ ایک عضو دوسرے عضو میں گھسا ہوا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں مائل بہ درازی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک نہ تو بہت زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ ہی سیدھے کھڑے بلکہ خمیدہ (کنڈلی) تھے۔ نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود اقدس موٹا تھا اور نہ ہی چہرہ انور بالکل گول (چپٹا) تھا بلکہ رخ تاباں کتابی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنگ مبارک میں سفیدی اور سرخی کا امتزاج تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں مبارک کشادہ خوب سیاہ تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابرو مبارک لمبے لمبے اور انتہائی خوبصورت تھے۔ جوڑوں کی ہڈیاں قوی تھیں اور دونوں شانوں کا درمیانی حصہ بھی مضبوط تھا۔ وجود اقدس پر بال نہ تھے مگر سینہ مبارک سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ کی ہتھیلیاں اور پاؤں کے تلوے پر گوشت تھے۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے تو ایسے مضبوط قدم اٹھاتے جیسے فراز سے نشیب کی طرف گام فرسا ہوں۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی ایک طرف متوجہ ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ از روئے قلب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ فیاض تھے اور از روئے گفتگو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ

سچے تھے اور از روئے طبعیت مبارک آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ نرم تھے۔ اور از روئے قبیلہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے قبیلوں میں سب سے زیادہ محترم و بزرگ تھے جو شخص اچانک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا تو ہیبت کھا جاتا اور جو شخص حصول معرفت کے لئے متواتر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا رہتا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا محبوب بنا لیتا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرنے والا کہے گا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل حسن اور خوبصورتی میں کسی ایک کو نہیں دیکھا۔

مولای صل وسلم دائما ابداً
علی حبیبک خیر الخلق کلهم

وہ اٹھا خاک بطحا سے سعادت کا امیں ہو کر
علم بردار حق بن کر سپہ سالار دیں ہو کر
خدا نے اس کو اپنے حسن کے سانچے میں ڈھالا ہے
چھنا ہے اس کا پرتو نور صبح اولیں ہو کر
خدا پر تھا یقیں پہلے ہی لیکن اس کا احسان ہے
کہ آنکھوں میں یقین پھرنے لگا عین الیقین ہو کر

(مولانا ظفر علی خان)

نور کبریا کی آمد آمد ہے

حضرت امیر مینائی رحمۃ اللہ علیہ

زہے رحمت کہ ختم انبیاء کی آمد آمد ہے
حبیب خاص و محبوب خدا کی آمد آمد ہے

زمانہ تیرہ و تاریک تھا اب روشنی ہوگی
مٹیں گی ظلمتیں شمع ہدا کی آمد آمد ہے

بھٹکتے پھرتے تھے جو قافلے راتوں کو راہوں میں
اب ان کے دن پھریں گے رہنما کی آمد آمد ہے

عدم کی راہ لو، کہہ دو فساد و فتنہ و شر سے
یہاں خیر البشر خیر الورٰی کی آمد آمد ہے

یہ کیوں ہیں حسرتوں کے کارواں میں عید کی خوشیاں
الٰہی آج کس یوسف لقا کی آمد آمد ہے

زمین و آسمان سے متصل ہے نور کی بارش
جہاں روشن ہے نور کبریا کی آمد آمد ہے

ازل سے تا ابد ہو جائیں گے حل جتنے عقدے ہیں
مبارک ہو شہِ عقدہ کشا کی آمد آمد ہے۔

مقامِ مصطفٰے

(فقیر) عبدالمصطفٰی غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام برحق ہے کفار خواہ کسی نام سے موسوم ہوں اس کے مقابلہ و معارضہ سے عاجز ہے اور ان کا عجز اس حقیقت کی دلیل، مدعیان اسلام خواہ کسی مشرب و عقیدہ سے تعلق رکھتے ہوں اسے خدا تعالےٰ کا کلام تسلیم کرتے، سوائے ایک شرذمہ قلیلہ اور وہ بھی موجود اور غیر موجود کی آڑ میں اختلاف رکھتے ہیں ورنہ سب قرآن کریم کی حقانیت انہیں بھی تسلیم ہے اور یہ آڑ بھی صرف انکی چند کتابوں کی محدود سطروں تک محصور، زبان سے اس کی حقانیت کے مقر، خواہ اعتقادا" ہوں یا تقیا" خلاصۃ المرام یہ کہ جہاں تک زبانی اقرار و بیان کا تعلق ہے سب تسلیم کرتے ہیں باایںہمہ مقام افسوس ہے کہ ان مدعیان اسلام و مقرین قرآن پر کہ مقام مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منکر ہوتے بیٹھے ہیں۔

آئیے ذرا توجہ فرمائیے اور سنئے کہ قرآن کریم نے مقام مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کس کروفر سے بیان کیا ہے جن سے منصف مزاج کے لئے بغیر تسلیم کے چارہ نہیں اور انکار کا تو کوئی علاج نہیں عربی شاعر نے فرمایا۔

اذا کان الطباع طباع سو
فالادب یغید ولا ادیب

ترجمہ

جبکہ طبیعت ہی بری ہو تو نہ ادب فائدہ دے نہ ادیب، حتیٰ کہ عندلیب شیراز حضرت سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نے فرمایا

باراں کہ درلطافت طبعش خلاف نیست
درباغ لالہ روید و در شور بوم و خس

بارش جس کی طبعی (لطافت پاکیزگی) میں کسی کو خلاف نہیں باغ میں گل لالہ اگے اور شور میں گھاس وغیرہ آدم بر سر مطلب،

قرآن کریم میں یہ اصول نہایت واضح اور مبین ہے کہ ایک برائی کا بدلہ صرف ایک برائی یعنی اگر کوئی کسی کو ایک طمانچہ مارے تو اس کے بدلہ میں صرف ایک طمانچہ مار سکتا ہے چونکہ ارشاد ہے مولیٰ سبحانہ تعالیٰ کا۔

فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم واتقوا اللہ واعلموا ان اللہ مع المتقین پ۲ ع ۲۴

ترجمہ! جو تم پر زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی کہ اس نے کی، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور جان رکھو اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ زیادتی کا بدلہ اتنی ہی زیادتی لیکن اتنے پر بات ختم نہ فرمائی اگرچہ اس فرمان نے بھی مقید کر دیا تھا لیکن پھر ڈر کا حکم ساتھ سنایا کہ کہیں اس مثل میں زیادتی نہ ہو اللہ تعالیٰ رحم کرے فقہائے کرام اور آئمہ مجتہدین پر جنہوں نے اس لطافت سے قصاص فیما دون النفس کے تمام جزیات کا حل استنباط فرما کر قیامت تک آنے والی نسلوں پر احسان فرمایا۔ فاحسن اللہ لھم عنا الجزاء الحسن اور ایسا ہی ارشاد فرمایا وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عاقبتم بہ (پ ۱۴ ع ۱۶) ترجمہ اور گر تم سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی۔

یہ قانون صرف عباد کے آپس میں معاملات تک محدود نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ بھی بندوں سے یہی معاملہ فرماتا ہے یہ تو برائی کا بدلہ تھا نیکی کے بدلہ میں رحمت الٰہیہ جوش میں ہے اور یہ اعلان ہو رہا ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا پ ۸ / ۲۰ (ترجمہ) جو ایک نیکی لائے تو اس کیلئے اس جیسی دس ہیں اور برائی کے متعلق بھی ساتھ ہی اعلان فرمایا و من جاء بالسیئۃ فلا یجزیٰ الا مثلھا وھم لا یظلمون پ ۸ / ۲۰، ترجمہ) جو برائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر اور ان پر ظلم نہ ہو گا الحاصل ایک برائی کا بدلہ

ایک اور ایک نیکی کا بدلہ دس، قرآن کریم میں غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ قانون یہ روش امت تک محدود ہے آقائے امت والی دو جہاں فداہ ابی وامی کی شان اس سے بدرجہا ئے لا تعداد لا تحصیٰ بلند وبالا ہے۔

مقام غور ہے کہ ایک کافر ولید ابن مغیرہ خواہ اسود ابن یغوث خواہ انفس بن شریق علی مافی الروایات عندالمفسرین نے سرکار دو عالم نور مجسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجنون (دیوانہ) کے مذموم کلمہ سے پکارا تو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے اخلاق عالیہ کی عظمت سے اطلاع بخشی بقولہ تعالیٰ

انک لعلیٰ خلق عظیم (پ ۲۹ ع ۲) ترجمہ اور بے شک آپ خلق عظیم کے مالک ہیں اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

ترے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کہا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالق حسن و ادا کی قسم

جلال مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم جمال میں رہا اور رحمت شاملہ ملحوظ خاطر بقولہ تعالیٰ وما ارسلنک الا رحمتہ العلمین اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لئے یہی رحمت ہے کہ اپنے گستاخ عبداللہ ابن ابی منافق کے لئے مغفرت طلب فرماتے ہیں مگر جلال الٰہی کو گوارہ نہیں کہ میرے محبوب کا گستاخ عمر بھر گستاخی کرتا رہے پھر اس کے لئے بخشش بھی ہو جائے مگر انداز کلام کیا نرالا ہے سبحان اللہ ارشاد ہوتا ہے استغفر لھم اولا تستغفر لھم پ ۱۰/ ۱۶ (ترجمہ) تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو، اس جملہ میں تاخیر ہے تاکہ خاطر اقدس ملول نہ ہو اس کے بعد حتمی فیصلہ ارشاد ہے۔

ان تستغفر لھم اولا سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم (ترجمہ) اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو تو اللہ ہرگز نہیں بخشے گا، گستاخ رسول فرقہ اتنے سے آگے بڑھتا نہیں اور اس سے شان اقدس میں تنقیص

کرتا ہے کبھی وسیلہ اور شفاعت کے انکار میں یہ جملہ پیش کرتا ہے مگر اگلا جملہ وجہ بیان فرمارہا ہے اس لئے نہیں کہ آپ کی معاذاللہ وجاہت یا شان محبوبی میں کمی ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ ذالک بانھم کفرو اباللہ ورسولہ (ترجمہ) یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے اور ان کیلئے قانون الٰہی یہ ہے واللہ لا یھدی القوم الفسقین (پ۱۰/ ۱۶) ترجمہ اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا اور کبھی محبوب علیہ السلام جلال میں آکر قراء ستر کی شہادت کے سانحہ پر مرتدین کے لئے قنوت نازلہ (پڑھتے اور لعنت کرتے ہیں یا رباعیہ مبارک شہید ہوتی ہیں یا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر جانکاہ ظلم کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ جلال سے جمال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور کلام کا اندازہ اس جلال و غضب کو جمال و رحمت میں تبدیل کرنا بتاتا ہے چنانچہ فرمایا۔

لیس لک من الامر شیٔ او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظلمون (پ۴،۳/ ۱۳) ترجمہ یہ بات (ان کفار کی ہلاکت کی بات) تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔

سلب الکل من امر الخاص لا یستلزم سلب الکل من العلوم الامر لان نفی الاخص لا یستلزم نفی الاعم کنفی الانسان لا یستلزم نفی الحیوان فانھم او تتولع کے لئے ہے کہ بعض کو ایمان نصیب ہوگا اور بعض محروم تو وہ معذب ہوں گے غرض جلال سے جمال اور جمال سے جلال کیطرف توجہ دلانا محبوب و محب کے ناز و انداز ہیں مگر شپرہ چشم کو سورج اندھیرا ہی نظر آتے گا۔

ذکر روے فضل کاتے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مروک کہ ہوں امت رسول اللہ کی
ظالم اسنے تجھ کو مہلت دی کہ ہے
کافر مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی

المختصر یہ کہ سرکار اخلاق عظیمہ پر استقرار فرماہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون و جزاء السیئہ

سیئتہ بمثلھا یعنی برائی کا بدلہ برائی اسی کی مثل ہے شان محبوب کے لئے بدل ڈالا یا یوں کہو کہ محبوب کے لئے قانون ہی اور رکھا وہ کیسے؟

اللہ تبارک و تعالیٰ نے محبوب کی جانب سے جواب میں فرمایا اور اس کی ایک گستاخی جو محض جھوٹ تھا کے مقابل اس کافر کے دس عیوب وہ جو واقعی اس میں تھے ایک ایک بیان کئے اور حضور علیہ السلام کا مقام بتایا کہ خبردار جہان والو ان کی قدر و منزلت میرے نزدیک محبوبیت مطلقہ ہے وہ آیات مبارکہ یہ ہیں ولا تطع کل حلاف مھین (ترجمہ) اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑی قسمیں کھانے والا ذلیل ہماز طعنے دینے والا ان کا طریقہ ہی طعنے دینا ہے۔

مشاء بنمیم خازن نے لکھا اے فتان یسعی بنمیمتہ یعنی فتنے پرواز چغلی لگانیوالا مناع للخیر بھلائی سے بڑا روکنے والا معتد حد سے بڑھنے والا، اثیم گنہگار، عتل درشت خو، بعد ذالک زنیم ان سب کے باوجود حرام زادہ۔

مروی ہے کہ جب یہ آیت اتری تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے حق میں دس باتیں فرمائی ہیں نو کو تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات حرام زادگی کی مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے سچ سچ بتا دے ورنہ تیری گردن مار دوں گا۔

اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مر جائیگا تو اس کا مال غیر لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلا لیا تو اس سے ہے (فائدہ) مفسرین نے فرمایا کہ نام کسی کا نہیں ذکر کیا گیا جس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گستاخ ان دسوں صفات کا متحمل ہوتا ہے۔

یہ شان محبوبی یہاں قانون اور ہے اور یہاں ایک برائی کا بدلہ دس برائیاں اور نیکی کا تو بیان ہی نہیں معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اجر حد و احصاء سے اوپر ہے بمعنی لا تقف عند حد واللہ تعالےٰ و رسولہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم۔

تیرے صدقے تیرے قربان مدینے والے

سید چمن شاہ حیدری قلندری رحمۃ اللہ علیہ

سب سے افضل ہے تیری شان مدینے والے
تو ہوا حاملِ قرآن مدینے والے

کیا نرالی ہے تری شان مدینے والے
تیرے صدقے تیرے قربان مدینے والے

کم ہے کیا تیرا یہ احسان مدینے والے
کردیا ہم کو مسلمان مدینے والے

شبِ معراج بُلا کر تجھے حق نے کیا کیا
لامکاں پر کئے سامان مدینے والے

کردیا حق نے تجھے کون و مکاں کا مالک
چل رہا ہے تیرا فرمان مدینے والے

تونے توحید کا دنیا میں بجایا ڈنکا
ہے جہاں پر تیرا احسان مدینے والے

تو نے حیوانوں کو انسان بنایا آکر
ورنہ حیوان تھے انسان مدینے والے

فیضِ صحبت میں تیرے بن گئے شاہانِ جہاں
ناتواں بے سرو سامان مدینے والے

ہوگیا شاد خداوند دو عالم اس سے
جس نے مانا تیرا فرمان مدینے والے

یا نبی جس کی زبان سے دم مشکل نکلا
اس کی مشکل ہوئی آسان مدینے والے

دم نکل جائے مدینہ میں پہنچ کر میرا
پورا ہوجائے یہ ارمان مدینے والے

المدد وقت ہے چمنؔ شاہ کی امداد کا اب
ہے نہایت وہ پریشان مدینے والے

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا
سراپا بزبان قرآن

سید محمد انور شاہ قادری

لائبریرین گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن گل بہار پشاور

اللہ تبارک تعالی نے اپنی تمام مخلوق میں حضرت انسان کو بہترین شکل و صورت پر پیدا فرمایا جس کا قرآن میں یوں ذکر فرمایا۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ O (۱)

(بے شک ہم نے انسان کو بہترین اعتدال پر پیدا کیا ہے)

یعنی اللہ تعالی نے انسان کو صوری و معنوی دونوں طرح کی خوبیوں سے نواز کر شکل و صورت اور قدو قامت کے ساتھ ساتھ عقل و دانش اور علم و عرفان کی دولت سے بھی اسے بہرہ مند فرمایا جب تمام بنی نوع انسان کے لئے اللہ تعالی کی اس بخشش و عنایت کا یہ حال ہے کہ اسے اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہوا اور کائنات کی کوئی شے اس کی ہمسری کا دعوی نہیں کر سکتی تو ان برگزیدہ حضرات کی دلربائی کا کیا عالم ہو گا جنہیں اللہ تعالی نے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے منتخب فرما کر انہیں تاج نبوت سے سرفراز فرمایا اور اسی حلقہ نبوت میں سے حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن و دلکشی کو تاریخ عالم میں ضرب المثل کی حیثیت حاصل ہے اور پھر اس عظیم المرتبت ہستی کے حسن و جمال کا تصور کریں جس پر اس سلسلہ نبوت کا اختتام ہوا اور امام الانبیاء کے جلیل القدر منصب پر فائز فرمایا گیا۔

چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اتانی جبریل فقال قلبت مشارق الارض و مغاربھا فلم ار رجلا افضل من محمد علیہ السلام (۲)

میرے پاس جبرائیل امین تشریف لائے اور فرمایا میں زمین کے مشرق و مغرب میں گھوما ہوں لیکن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل کسی کو نہ پایا)۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہو جاتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام انبیاء سابقین سے بھی افضل و اعلیٰ ہیں کیونکہ جبرئیل امین تمام انبیاء کرام سے مل چکے تھے اور آپ ہی تمام انبیاء پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے وحی لیکر آتے تھے۔

شاعر دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسانؓ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا ؎

واحسن منک لم ترقط عینی　　واجمل منک لم تلد النساء

خلقت مُبَرّاءً من کل عیب　　کانک قد خلقت کماتشاء

(میری آنکھوں نے آپ جیسا خوبصورت نہیں دیکھا اور اس لئے نہیں دیکھا کہ آپ جیسا حسین و جمیل کسی عورت نے پیدا ہی نہیں کیا آپ ہر قسم کے نقص و عیب سے پاک ہیں گویا کہ جیسے آپ چاہتے تھے ایسے ہی پیدا کئے گئے ہیں)۔

صاحب قصیدہ بردہ شریف حضرت علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فَاقَ النَّبِیّٖنَ فِیْ خَلْقٍ وَّ فِیْ خُلُقٍ

وَلَمْ یَدْ انوہُ فِیْ عِلْمٍ وَّلا کَرَمٖ

(ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ظاہری شکل و صورت اور سیرت و کردار کے لحاظ سے تمام انبیاء کرام پر فوقیت حاصل کر چکے ہیں کوئی بھی نبی، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتبۂ علم و کرم کی ہمسری نہیں کر سکتا)۔

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے اسی بے مثل محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے صدقے میں اپنی خدائی کا اظہار فرمایا اور اس کائنات رنگ و بو کو رونق بخشی حدیث مبارک "لولاک لما خلقت" اس پر شاہد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم باعث ایجاد عالم ہیں (۴)۔

اب ہماری دنیا کے عشاق کا تو یہ معمول ہے کہ وہ ہر وقت اپنے محبوب کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان رہتے ہیں نیز اپنے محبوب کی دلربا اداؤں اور اس کے سراپا کی دلکشی کا اظہار مختلف انداز سے کرتے رہتے ہیں اگرچہ ذات باری تعالیٰ اس بات سے پاک و منزّہ ہے کہ اسے دنیا کی کسی چیز سے تشبیہ دی جائے لیکن اس ارفع و اعلیٰ بزرگ و برتر رب تعالیٰ نے اپنی شان کے مناسب بلا کیف اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو تعریف و توصیف اور مدح و ستائش بیان فرمائی ہے دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے اور اس محبت لازوال کا بیّن ثبوت قرآن مجید فرقان حمید ہے استادی و مرشدی و مولائی مفسر قرآن حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی ارشاد فرماتے ہیں کہ "قرآن حکیم میں اَلْحَمْدُ سے لیکر وَالنَّاس تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت بیان ہوتی ہے" اس پاک کلام میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب کا سراپا بھی بیان فرمایا ہے۔

اس مضمون پر مشتمل چند آیات قرآنیہ پیش کی جاتی ہیں تاکہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان محبوبیت سے آگاہی حاصل کر سکے۔

رخ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (۵)

(تحقیق ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آپ کا منہ کرنا آسمان کی طرف تو ہم ضرور پھیر دیں گے آپ کو اس قبلہ کی طرف جسے آپ پسند کرتے ہیں اب پھیر لو اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف)۔

اس آیۂ کریمہ میں تحویل قبلہ کا ذکر ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کعبۃ اللہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا پسند تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی اس پسند کے لئے بار بار، بارگاہ الٰہی کی طرف سر اٹھا کر رجوع فرماتے چنانچہ مسجد بنی سلمہ میں ظہر کی نماز کے دوران جبکہ دو رکعتیں ادا کی جا چکی تھی تحویل قبلہ کا حکم آیا اور یہ آیۂ مبارک نازل ہوئی اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیت المقدس سے منہ موڑ کر کعبہ کیطرف کر لیا (۶) سبحان اللہ ! اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب کی رضا کتنی پیاری ہے۔

چہرہ حضور کا ہے کہ قرآن کھلا ہوا
ہر اک ادا ہے رفعت عرفان لئے ہوئے
(کاوش)

نور رخ حضور سے ارض و فلک ہیں ضوفشاں
لطف نظر کا منتظر میں ہوں فقیر بے نوا
(منظور)

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقش روئے محمد بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی بزم کون و مکاں کو سجایا گیا

زلف عنبریں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی (۶)

(قسم ہے روز روشن کی اور رات کی جب وہ سکون کے ساتھ چھا جائے)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (۷)

"ضحی" سے مراد حضور کا رخ انور ہے اور

"لیل" سے مراد حضور کی زلف عنبریں ہیں۔

سایہ خلد سے بھی ٹھنڈا ہے

سایہ زلف عنبریں حبیب

(اعظم چشتی)

چشم مبارک صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم:۔

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (۸)

(نہ درماندہ ہوئی چشم مصطفیٰ اور نہ حدِ ادب سے آگے بڑھی)

واقعہ معراج کا ذکر ہو رہا ہے کہ جب سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حق تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روشن آنکھیں انوار الٰہی کے مشاہدے کی طرف ہی متوجہ رہیں کسی دوسری طرف مائل نہ ہوئیں اور نہ پلکیں جھپکیں۔

آنکھیں حضور کی ہیں کہ رحمت کے میکدے

ہر ہر نظر ہے نشۂ ایمان لئے ہوئے

(کاوش)